(قسط نمبر 5) ڈاکٹر سید زاہد علی واسطی' ملتان

ازدواجی تعلقات اور

شوہر بیوی کے لئے ضروری تنبیہات وہدایات

(تنبیہ الزوجین)

__شادی کے بعد کیا ہوگا:__

کسی زمانے میں تو شادی کی ایک قسم ہوتی تھی' یعنی ماں باپ نے لڑکی تلاش کی اور شادی طے پا گئی۔ اسے آجکل آرینجڈ میرج (Arranged Marriage) کہتے ہیں' اس میں فائدے زیادہ ہوتے تھے۔ اور اب بھی ہوتے ہیں۔ عموماً ماں باپ اپنے عزیز واقرباء میں رشتہ کرتے تھے' لڑکے اور لڑکی کے گھرانے کو ان کے مزاج رہن سہن' مالی حیثیت کے متعلق سب معلوم ہوتا تھا' اس طرح لڑکی والوں کو لڑکے کے مزاج اور مالی حیثیت چال چلن' کے بارے میں سب نہیں تو بہت کچھ معلوم ہوتا تھا' لڑکی کی آمد ورفت بھی رشتہ دار ہونے کی وجہ کبھی نہ کبھی ہوتی رہتی تھی' اس طرح لڑکی بھی لڑکے کے بارے میں بہت کچھ جانتی تھی' لڑکی والے یا لڑکی بذات خود یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ اس کی قسمت پھوٹ گئی۔ ''شادی کے بعد اگر تنگا ترشی ہو رہی ہے تو مل جل کر صبر وشکر کے ساتھ گزارا ہوتا رہتا تھا۔

شادی کی ایک اور قسم اب ''لومیرج'' (Love Marriage) کہلاتی ہے' کالج' یونیورسٹیوں دفتر میں رومانس شروع ہوا لڑکی اور لڑکے دونوں نے اپنے چال چلن رہن سہن مالی حالات پر ایک بناوٹی خول چڑھا رکھا ہوتا ہے۔ رومانس کے دوران کسی کی اصلیت معلوم نہیں ہوتی۔ بس رات اور دن دونوں پر عشق کا بھوت سوار رہتا ہے' ماں باپ کو علم ہو گیا تو لڑکی کی وساطت سے رشتہ ہو گیا شادی ہو گئی سال بھر میں سب بناوٹی خول آہستہ آہستہ اتر جاتا ہے۔ اصلیت سامنے آجاتی ہے' لڑکی جو پہلے سمجھتی تھی کہ عیش وآرام کرے گی۔ گھریلو زندگی میں پابندیوں سے اکتا جاتی ہے لڑکی والے اگر متمول ہوتے ہیں تو لڑکی کے نخرے اور زیادہ آسمان پر ہوتے ہیں' بیٹی کو ہر تنگا ترشی میں دیکھ کر داماد کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں' بیٹی تعلیم یافتہ ہے تو اس کی ماں باپ گھر کے خانہ داری کے عذاب سے جان چھڑانے کے لئے اس کو ملازمت کی جانب رغبت دلانا شروع کر دیتے ہیں۔ بچہ ہو گیا تو واویلا مچا دیتا ہے' لڑکی کی ماں بہنیں الٹی سیدھی پٹی پڑھاتی ہیں' کہ تجھے چولہا جھونکنے کے لئے تو نہیں بھیجا تھا' میری بچی تو نوکرانی بن کر رہ گئی۔

قصہ کوتاہ یہ کہ شادی کے بعد حالات دونوں صورتوں میں بگڑ سکتے ہیں، مگر پہلی صورت یعنی اریجنڈ میرج میں کم امید ہوتی ہے، مگر لومیرج میں زیادہ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لڑکی کو تعلیم خصوصاً ٹیکنیکل تعلیم دلائی جائے، تعلیم کا جہاں تک تعلق ہے بہتر چیز ہے مگر موجودہ ماحول یعنی مخلوط تعلیم کے جو اثرات مرتب ہو رہے ہیں وہ بہت زہریلے ہیں، اس کے بعد میڈیا نے خصوصاً عورت پر بہت برے اثرات پیدا کر لئے ہیں۔ پھر بات آتی ہے آزادی نسواں کی اسلام کی بنیادی شرط عورت کے لئے چادر اور چار دیواری کا تحفظ ہے، اس کے دائرے میں ہر مسلمان کو اپنا دائرہ کار مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ ٹیکنیکل تعلیم بالعموم ڈاکٹری کی ہے ضرور دلائی جائے۔ ہسپتال میں تعلیم کے دوران چادر چار دیواری کا برقرار رہنا ناممکن ہے۔ جیسے تیسے وقت گزر گیا، پھر ڈاکٹر بن کر مخلوط ہسپتال میں ملازمت کے دوران............نو کمینٹس

!صرف ایک بات عرض کرنی ہے ضروری ہے کہ ماں باپ اس بات کو نہ بھولیں اور بیٹی کو بھی بتا دیا جائے کہ یہ گھر اس کا ہے، اس کا گھر اس کے شوہر کا گھر ہوتا ہے۔ خصوصاً ماں کو اس بات کی تلقین متواتر کرنی چاہیے کہ تعلیم کے دوران، اعلیٰ تعلیم کے دوران کہ تمہارا شوہر تمہاری عادت سے خوش رہنا چاہیے۔ سسرال والے تمہاری عزت صرف اس صورت میں کریں گے جب شوہر کے گھر کو اپنا گھر سمجھوگی۔ جو کچھ شوہر کے پاس ہے وہ تمہیں معلوم ہے اس میں گزارا کرو، طعنے تشنے نہ دے۔ اگر تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جو تمہارا شوہر کماتا ہے سوائے تمہارے، تمہارے بچوں اور تمہارے گھر کے علاوہ کسی دوسرے کام میں خرچ نہیں کرتا تو ہرگز نہ لڑو۔ حضور ﷺ عید کے دن عید کی نماز پڑھنے گئے، عورتوں کو مجمع سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا کہ تم صدقہ دیا کرو میں نے عورتوں کو بہت کثرت سے جہنم میں دیکھا ہے، کیونکہ عورتیں طعنے تشنے غیبتیں خاوند کی ناشکری بہت زیادہ کرتی ہیں۔ (راوی حضرت ابوسعید۔)

مرد تحمل و برداشت کیا کرے:

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو حکم دیا کہ "عورتوں کے ساتھ اچھی زندگی بسر کرو" (النساء ۱۹)

اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے سے چندروز زندگی یقیناً اطمینان کے ساتھ گزر جائے گی اور بندوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالانے کا بھی موقع حاصل ہوگا۔ نیز گھر میں بچوں کی تربیت اور پرورش بھی عمدہ طریقے سے ہوسکتی ہے۔ اہل وعیال کے ساتھ جہاں تک ہوسکے اپنے وسائل میں گزارا کرتے رہو۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والا ہوں۔ (الجامع الصغیر۔ ص ۱۷)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "عورتوں کے بارے میں وصیت قبول کرو۔ پس تحقیق عورت پسلی سے پیدا ہوئی تھی، پسلی میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے، تم کو چاہیے کہ اس کی بدمزاجی پر صبر کرو، نہ اس سے

بالکل غافل ہو نہ ہر بات پر مواخذہ کرو۔ (مشارق الانوار)

مرد اور اجنبی عورت کا ساتھ:

اجنبی عورت کے ساتھ مرد کو تنہائی میں بیٹھنے کی سخت مخالفت فرمائی گئی ہے، حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''تم میں سے کوئی کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ بیٹھے جب تک اس کا ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو'' (بخاری و مسلم)

اس حدیث مبارکہ میں آج کل کے معمولات پر ذرا غور فرمائیں اور سر پکڑ کر بیٹھے اگر آپ کی بیوی یا جوان لڑکی ملازمت کے جنجال میں پھنسی ہوئی ہے تو کیا نہیں ہوتا ہوگا۔ شیطان کا کام یہی ہے کہ وہ گناہ کراتا ہے، جب کوئی مرد غیر عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو شیطان وہاں ضرور ہوتا ہے۔ جو دونوں کے جذبات کو ابھارتا رہتا ہے، اور دونوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے، حضور ﷺ سے حضرت عمرؓ نے روایت فرمائی کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے

''جب بھی کوئی مرد غیر عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوگا تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے'' (مشکوٰۃ شریف)

اس وجہ سے غیر عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے کے لئے سخت ممانعت کی گئی ہے اس ممانعت پر سختی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے خواہ وہ غیر مرد استاد ہو یا پیر یا کوئی بھی غیر محرم ہو اس واسطے عورتوں کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے سے سخت پرہیز کی ضرورت ہے۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں سختی سے منع کیا گیا کہ کوئی مرد اپنی بیوی یا محرم عورت کے علاوہ کسی غیر محرم کے ساتھ رات نہ گزارے اس میں بڑی مصلحت اور حکمت ہے یوں ہر وقت ہی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنا منع ہے، مگر رات کے وقت خصوصاً جیسا کہ اس حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''خبردار کہ کوئی شخص کسی بے شوہر والی عورت کے پاس رات نہ گزارے۔ اِلّا یہ کہ وہ شخص اس عورت سے نکاح کر لے یا اس عورت کا محرم گھر میں موجود ہو (مشکوٰۃ شریف)

اگر کوئی مرد اس حکم کی خلاف ورزی کرے تو عورت کو لازم ہے کہ وہاں سے چلی جائے اور مرد کو تنہا چھوڑ دے، حدیث ہے کہ ''جس عورت کا شوہر نہ ہو یعنی بیوہ بھی اور کنواری بھی کیونکہ اس وعید میں عورت بھی برابر کی شریک ہوتی ہے۔

عدل و احسان عورتوں سے:

اسلام میں عدل اور احسان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن کھولیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

''اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے، اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں اس امر کی نصیحت کرتا ہے'' (النحل۔ ۹۰)

یہ سوچیں جب عدل واحسان کا حکم اتنا عام ہے تو عورت جو انسانی برادری کا اہم ترین حصہ ہے وہ اس برکت سے کیسے محروم رہ سکتی ہے۔ اسلام سے پہلے عورت ذات کی جو حیثیت تھی اس کا اندازہ سورۃ النحل کی اس آیت سے لگا سکتے ہیں:

ترجمہ: جب ان میں کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر ملتی ہے تو اس کے چہرے پر کلونس چھا جاتی ہے اور وہ بس خون کا سا گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے، لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے کہ اس بری خبر کے بعد کیا کسی کو منہ دکھائے۔

یہ امر واقع ہے کہ لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ ان سے روز قیامت سوال کیا جائے گا کہ تم نے اسے کس جرم میں قتل کر دیا۔ قرآن پڑھیے

ترجمہ: جب جان ڈالی جائے گی (یعنی مردے میں قیامت کے دن) اور زندہ گاڑھی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں ماری گئی تھی۔ (التکویر ۹۔۸) اس آیت میں اس غضبناکی کا تصور ہے جو ان کے باپ سے پوچھا جائے گا' تم نے اس معصوم بچی کو کس گناہ کی پاداش میں قتل کیا تھا۔

عورت میراث کا مال ہے:

لیکن جب حضور کائنات ﷺ تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعہ دنیا کو آخری سچے دین اسلام سے سرفراز فرمایا تو عورت کے حق میں متعدد قانونی احکامات جاری کئے گئے۔ آپ ﷺ سے پہلے عورت میراث کا مال شمار ہوتی تھی۔ اگر مرد مر گیا تو اس کا مال ومتاع اور عورت خود میراث کا مال بن جاتی تھی جس کے حصہ میں مال آیا اس بیوہ کے ساتھ جو چاہے کرتا رہے۔ سورۃ البقرہ پڑھیے۔ عورت اور مرد کے لئے اصول مرتب فرمائے گئے ایک دوسرے کے قریب رہیں۔

ترجمہ: تمہارے لئے روزوں کی رات میں بیوی کے پاس جانا حلال کر دیا گیا' وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کیلئے۔ (البقرہ ۱۸۷) یعنی جس طرح مرد عورت کے لئے بمنزلہ لباس ہے اس طرح عورت مرد کے لئے بمنزلہ لباس قرار دی گئی۔ زندگی کے معاملات میں عورت کی مرضی کو قانونی حق تسلیم کر لیا گیا۔ مرد کی زیادتیوں کی شکل میں علیحدگی کی خاطر اسے خلع کی اجازت دی گئی اور مردوں کو ان کے ساتھ حسن معاشرت کی تعلیم دی گئی۔

اس آیۃ کریمہ کی تفسیر اس طرح بیان کرتے ہیں کہ تمہارے لئے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو نہ یہ حلال ہے کہ ان کا مال کھاؤ۔ اگر عورت کا شوہر مر گیا اور وہ بیوہ ہوگئی تو مرنے والے کی میراث کو اپنا سمجھ کر اس کے دلی وارث نہ بنو۔ شوہر کے مرنے کے بعد عورت آزاد ہے۔ عدت گزار کر جہاں چاہے جائے۔ اپنا مال جہاں چاہے خرچ کرے، جس سے چاہے نکاح کرے یا بغیر نکاح کے زندگی خوشی سے گزار ڈالے۔

بیٹی کے ساتھ سلوک:

حضور اکرم ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی جس کے گھر لڑکی ہے اور اس سے بہتر سلوک کرتا ہے، لڑکوں اور لڑکیوں سے سلوک میں ترجیحانہ سلوک نہیں کرتا، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جس شخص پر اللہ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی اور مرد نے انکے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔

شوہر کی ذمہ داریاں:

ازدواجی زندگی میں خاوند کو چند درچند ہدایات دی گئیں۔ اس پر اس کا حق مہر ضروری قرار دیا گیا۔ اسکے نان نفقہ کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ بخاری اور مسلم کی ایک روایت کے بموجب حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ ”بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔“ امام ترمذیؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت بیان فرمائی ہے کہ مسلمانوں میں اس مرد کا ایمان زیادہ کامل ہے جس کا اخلاق بیوی کے ساتھ لطف اور محبت کا ہے۔ خود حضور ﷺ کے مطابق ارشاد ہے: کہ ”میں اپنی بیویوں کے لئے بہت اچھا ہوں“ اور یہی بیوی اس کے بچوں کی ماں بن گئی تو اولاد کو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی تعلیم دی۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر و حکم ملاحظہ فرمائیے

ترجمہ: تمہارا اللہ خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے، تم نیک بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کے لئے درگزر کرنے والا ہے۔ جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویہ کی طرف پلٹ آئیں۔ (بنی اسرائیل۔ ۲۵)

ماں باپ کی اطاعت کے لئے حکم ہے کہ ان کو اف بھی نہ کہو۔ حضور علیہ والسلام والتسلیمات کا ارشاد ہے کہ آپ نے ماں کا حق باپ سے زیادہ قرار دیا۔ ایک اور روایت میں جنت کو ماؤں کے قدموں کے نیچے بتایا۔

ایک اور صاحب نے اپنے گناہوں کے متعلق معافی کا طریقہ معلوم کرنا چاہا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہاری والدہ زندہ ہے جب کہ بتایا نہیں مگر خالہ زندہ ہے، تو ارشاد فرمایا کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرو، یہی توبہ اور نجات کا راستہ ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر کی بیٹی حضرت اسماءؓ کو فرمایا کہ تم اپنی کافر ماں سے صلہ رحمی کیا کرو۔

حتیٰ کہ ماں اور باپ کے رخصت ہو جانے کے بعد یعنی مرنے کے بعد بھی ان کے لئے دعا کیا کرو اور استغفار کیا کرو، ان کی خدمت کو عمر کی زیادتی کا باعث اور ان کی نافرمانی گناہ کبیرہ میں شمار کیا۔ الغرض عورت کو اسلام نے پورے پورے حقوق دیئے ان کے ساتھ عدل و احسان نیکی اور بھلائی کی تعلیم دی اور ایسے شخص کو دنیا و آخرت میں لعنتوں کا مستحق قرار دیا، یہی حکم بیوی کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

”جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، چار گواہ نہ لے کر آئیں تو ان کو اسی کوڑے مارو ان کی شہادت نہ قبول کرو۔“ (النور۔۴)

جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی۔ ان کے لئے بڑا عذاب

ہے (النور۔۲۳) مزید ملاحظہ فرمائیں۔ وہ عورتیں جو غریب ہوں اور نکاح نہ کرسکیں ان کو چاہیے کہ عفت مآبی اختیار کریں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے گا (النور۔۳۳)

قرآن وسنت کے یہ ارشادات اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ عورت کا اسلام میں بلند مقام ہے۔ رہ گئی یہ بات کہ لڑکیوں کو فطری حیاء وشرم کے تقاضوں کو پامال کرکے معاشرے میں فٹ کرنے کیلئے مغربی تعلیم دی تو یہ عدل و احسان نہیں بلکہ ظلم ہے، اپنے ساتھ اور عورت کے ساتھ بھی۔

صالح مرد اور عورت کا ٹھکانہ:

ایمان لاکر نیک کام کرنے اور بھلے کاموں میں مصروف رہنے والے (مرد اور عورتوں) کی جزا اللہ کے ہاں جنت ہے، اور ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں، ان کے لئے تیار ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ان باغات اور دل پسند مقامات میں ہمیشہ رہیں گے، پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ اللہ سے راضی ہوں گیا ور اللہ ان سے راضی ہوگا۔ ملاحظہ فرمائیں قرآن کیا کہتا ہے۔

بیشک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے یہی لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں ہمیشہ رہنے کے لئے بہشت ہیں، ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ ان سے راضی ہوئے۔ یہ اسکے لئے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔ (البینہ۔۸۔۷)

مزید دیکھیں کہ ارشاد ربانی کیا ہے۔ اللہ نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں کا وعدہ کیا ہے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اور عمدہ مکانوں اور ہمیشگی کے باغوں میں اللہ کی رضا ان سب سے بڑی ہے، یہی وہ بڑی کامیابی ہے۔ (التوبہ۔۷۲)

بڑا کنبہ بڑا ثواب:

آج کل پاکستان میں حکومت کی طرف سے شد ومد سے تشہیر ہو رہی ہے۔ ''چھوٹا کنبہ خوشحال گھرانہ''

سبحان اللہ ہم لوگ ناشکرے ہوگئے ہیں، اللہ کا ارشاد ہے کہ رزق ہم دیتے ہیں کسی طریقے سے رزق آتا ہے یہ وہی رازق جانتا ہے۔ میں اس سلسلے میں حضور ﷺ کے اقوال نقل کررہا ہوں:

۱۔ حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ جو لوگ پہلے جنت میں داخل ہوں گے ان میں ایک وہ ہوگا جس کا کنبہ بڑا ہے۔ (ابن حزیمہ وترمذی ترغیب۔۱۵)

۲۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ جو اپنے بچوں کو پالنے کے لئے فکر میں دوڑ دھوپ کرتا ہے اسے اللہ کی راہ میں جہاد کا اجر ملتا ہے ۔ (طبرانی ترغیب ۱۶)

۳۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بال بچوں کے غم میں مبتلا کرتا ہے تا کہ اس فکر و غم سے اس کے گناہ مٹتے رہیں۔

۴۔ بعض غم ایسے ہوتے ہیں کہ جنکو بال بچوں کی فکر اور معاش کا غم ہی مٹا سکتا ہے۔ (امام غزالیؒ احیاء العلوم۔ ۳۷)

۵۔ حضرت عبداللہ ابن مبارک ایک میدان میں جہاد میں موجود تھے ساتھیوں سے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ ہمارے اس جہاد سے بہتر عمل کون سا ہے، پھر خود ہی فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جس کے بال بچے زیادہ ہوں، وہ رات کو اٹھ کر اپنے بچوں پر جو ننگے سو رہے ہوں (تنگدستی کی وجہ سے) اپنی چادر سے انہیں ڈھک دیں۔

ماں کی طرف سے صدقہ:

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ اس کی ماں مر چکی ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ مرتے وقت اگر بات کر سکتی تو خیرات کرنے کو کہتی۔ اگر میں ان کی طرف سے اب صدقہ یا خیرات کروں تو اس کو ثواب ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ضرور کرو ماں کے لئے ضرور کرو ثواب ہوگا۔ نیک اولاد اپنی ماں اور باپ کیلئے صدقہ اور خیرات ضرور کیا کریں۔ میت کو احادیث صحیحہ کے مطابق ایصال ثواب کے لئے اجر بالکل واضح ہے۔

بیوی کو ماں مت بناؤ:

عرب میں شوہر اور بیوی کی اگر زور شور سے لڑائی ہو جاتی تھی تو شوہر غصہ میں آ کر کبھی بیوی کو کہہ بیٹھتا تھا کہ ''تو میرے لئے ایسی ہے جیسی ماں'' اس محاورے کا اصل مفہوم تو یہ نکلتا ہے کہ ''تو میرے اوپر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ'' جس کو اس ''سنس'' میں لیا جاتا تھا' کہ اگر تیرے ساتھ مباشرت کروں تو ایسا جیسا اپنی ماں کے ساتھ مباشرت کروں۔ اس فعل کا نام ''ظہار'' ہے۔ جاہلیت کے زمانے میں اہل عرب کے ہاں یہ طلاق بلکہ اس سے بھی زیادہ شدید قطع تعلق کا اعلان سمجھا جاتا تھا اس بناء پر اہل عرب کا نزدیک طلاق کے بعد تو رجوع کی گنجائش ہو سکتی تھی مگر ''ظہار'' کا بعد رجوع کا امکان باقی نہ رہتا تھا۔

مدینہ منورہ میں قبیلہ خزرج کی ایک خاتون خولہ بنت ثعلبہؓ رہتی تھیں۔ ایک دن وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور فریاد کی کہ ان کے شوہر اوس بن صامت انصاریؓ نے انہیں ظہار کہا ہے' اور کہنے لگیں کہ اگر ہم دونوں میں جدائی ہوگئی تو میں مصیبت میں پڑ جاؤں گی اور میرے بچے تباہ ہو جائیں گے۔ عین اس وقت حضور ﷺ پر نزول وحی کی کیفیت طاری ہوئی اور سورۃ المجادلہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔

ترجمہ: ''اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے..........تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں ان کی بیویاں

ان کی مائیں نہیں ہیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے" (المجادلہ ۲۔۱)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ایک شخص منہ پھوڑ بیوی کو ماں سے تشبیہ دے دیتا ہے تو اس کے کہہ دینے سے بیوی ماں نہیں بن سکتی، کیونکہ اس کو (اس بیوی نے) جنا نہیں۔ محض منہ سے کہہ دینے پر اس کی ماں نہیں بن سکتی۔ اس بارے میں عقل، اخلاق، قانون کسی چیز کے اعتبار سے بھی وہ حرمت کیسے ثابت ہوگی جو اس امر واقعی کی بناء پر جننے والی ماں کے لئے ہوتی ہے۔ بیوی کو ماں کہہ دینے سے اس آدمی کو سزا ملنی چاہیے۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ اس نے اول تو ظہار کے معاملے میں جاہلیت کے قانون کو منسوخ کر کے خانگی زندگی کو تباہی سے بچالیا دوسرے اس فعل کے ارتکاب کرنے والے کو بہت ہلکی سزا تجویز فرمائی۔

ترجمہ: جو لوگ اپنی بیوی سے ظہار کریں پھر رجوع کریں تو قبل اس کے ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ایک غلام آزاد کرنا ہوگا، اور جو شخص غلام نہ پائے دو مہینہ کے روزے پے در پے رکھے۔ جو اس پر بھی قادر نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم اس لئے دیا جارہا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ" (المجادلہ ۴۔۳)

حضرت عمرؓ اور ایک عورت:

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ کچھ اصحاب کے ساتھ کہیں تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک عورت نے آپ کو اشارہ کیا۔ آپ نے اس عورت کو دیکھا تو فوراً رک گئے۔ بہت دیر تک وہ عورت باتیں کرتی رہی۔ آپ سر جھکائے اس کے سامنے کھڑے رہے، ساتھیوں میں سے کسی نے عرض کیا "اے امیر المومنین آپ قریش سرداروں کے ساتھ ہیں جن کا اہل عرب احترام کرتے ہیں، ان سب کو آپ نے اس بڑھیا عورت کی وجہ سے اتنی دیر انتظار کرایا، اور دھوپ میں روکے رکھا"

حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ، تم جانتے ہو یہ کون عورت تھیں یہ حضرت خولہؓ بنت ثعلبہ تھیں، یہ وہ عورت ہے جس کی آواز سات آسمانوں پر سنی گئی۔ خدا کی قسم اگر مجھے تمام دن، تمام رات کھڑا رکھتی تو میں اس کے سامنے کھڑا رہتا۔

ابن عبدالبرؒ نے استیعاب میں قتادہ کی روایت نقل کی ہے کہ عورت کہنے لگی کہ اے عمرؓ رعیت کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو اور یاد رکھو جو اللہ کی وعید سے ڈرتا ہے اس کے لئے دور کا آدمی بھی قریبی رشتہ دار کی طرح ہوتا ہے۔ اور جو موت سے ڈرتا ہے اس کے حق میں اندیشہ ہے کہ وہ اسی چیز کو کھودے گا جسے بچانا چاہتا ہے۔ یہ سن کر حضرت عبدیؓ کہنے لگے کہ امیر المومنین اس عورت نے آپ کے ساتھ زبان درازی کی، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ انہیں کہنے دو، جانتے نہیں یہ کون ہیں کہ نبی ﷺ سے اس نے فریاد کی تو حضرت جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کا پیغام اس عورت کیلئے لے کر آئے تھے لہذا مجھے تو اس کی بات بدرجہ اولیٰ سننی چاہیے۔